الدین النصیحة (الحدیث)

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون (الحدیث)

جس میں احوالِ برزخ پر کیے گئے

بعض اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے گئے ہیں

حصہ اوّل

فرقان احمد نزد کمیٹی بازار منڈی بہاؤالدین

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ صاحب فرماتے ہیں

جو سماع موتیٰ کے قائل ہیں اُن میں **حضرت عمرؓ** اور حضرت **عبداللہ ابن عمرؓ** بھی ہیں۔ (الکوکب الدری ج ۱ ص ۳۱۹ مترجم) اوّل زمانہ قریب دفن کے بہت سی روایات اثباتِ سماع کرتی ہیں اور حضرت **امام اعظمؒ** سے اس باب میں کچھ منصوص نہیں اور روایات جو کچھ امام صاحبؒ سے (عدم سماع موتیٰ) پر آئی ہیں (مثلاً فتاویٰ غرائب وغیرہ کا حوالہ) شاذ ہیں ــــــــــــــــــ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۰)

مفتی دار العلوم دیو بند حضرت مولانا عزیز الرحمنؒ صاحب فرماتے ہیں

امام صاحبؒ سے (منکرین عدم سماع موتیٰ) کوئی تصریح اس بارہ (عدم سماع) میں نقل نہیں کرتے۔

(فتاویٰ دار العلوم دیو بند ــــــــــــــــــ ج ۵ ص ۲۷۹)

امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں صحیح تحقیق از محدث اعظم دار العلوم دیو بند علامہ انور شاہ کشمیریؒ

فالا نکار فی غیر محله سيّما اذا لم ينقل عن احد من ائمتنا رحمهم الله تعالیٰ فلا بد بالتزام السماع في الجملة۔ پس سماع موتیٰ کا انکار بالکل بے موقع ہے۔ خاص طور پر جبکہ ہمارے آئمہ احنافؒ میں سے کسی سے یہ منقول نہیں تو ضروری ہے کہ **فی الجملہ** سماع کا التزام کیا جائے۔

(فیض الباری ج ۲ ص ۴۶۷، نحوہ فی العرف الشذی ص ۳۵۳)

رئیس المحدثین و المفسرین نعمان الوقت

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمدکفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"فتاویٰ رشیدیہ اور مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحئیؒ معتبر اور حنفی مذہب کے فتاویٰ ہیں"۔

(کفایت المفتی ج ۲ ص ۱۵۸)

منکرین حیات النبی ﷺ نے مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کے حوالے سے جو فتویٰ رسالہ مسلک عائشہ صدیقہؓ کے آخری صفحہ پر شائع کیا ہے لگتا ہے کہ وہ میڈ اِن سرگودھا ہے۔ منکرین حیات النبی ﷺ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ اس مذکورہ فتوے کی اصل پیش کریں ــــــــــــــــــ مہلت تا قیامت

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں:

حضور ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس دُرود پڑھتا ہے اُس کو میں خود سُن لیتا ہوں اور جو شخص دُور سے دُرود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچائی جاتی ہے۔

(نشر الطیب ص ۲۰۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدّین النصیحۃ (الحدیث)

محترم قارئین! منکرین حیاتُ النّبی ﷺ کی طرف سے لکھے ہوئے سابقہ پمفلٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ جنکا مفصّل و مدلل جواب الحمدُللہ ہماری طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اب نجانے کن حواریوں کو خوش کرنے کیلئے منکرین حیاتُ النّبی ﷺ نے دوبارہ اِن پُرانے پمفلٹوں کو قطع برید کر کے رسالہ کی شکل میں شائع کر کے ضلع بھر کی پُر امن فضاء کو خراب کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

﴿ منکرین حیاتُ النّبی ﷺ کا خلط مبحث سے کام لینا ﴾

منکرین حیاتُ النّبی ﷺ نے حتی الوسع اپنے حواریوں کو خوش کرنے کیلئے خلط مبحث سے کام لیا ہے۔

﴿ زیر بحث موضاعات ﴾

۱۔ وفات کے بعد راحت یا عذاب روح وجسم دونوں کو ہوتا ہے یا نہیں۔

۲۔ حضور ﷺ روضہ پاک کے پاس سے پڑھا ہوا دُرود و سلام سُنتے ہیں یا نہیں۔

۳۔ عام مُردے قبروں پر پڑھا ہوا سلام وغیرہ سُنتے ہیں یا نہیں۔

ہماری طرف سے سب سے پہلے شائع کردہ پمفلٹ کا تعلق پہلے موضوع سے تھا۔ منکرین حیاتُ النّبی ﷺ نے اس کے جواب میں خلط مبحث سے کام لیا ہے اور باقی دو موضوعات کو بھی اس بحث میں شامل کر دیا۔ خیر **ہمارے پہلے اتفاقی موقف** کو منکرین حیاتُ النّبی ﷺ نے بفضل اللہ تعالیٰ اپنے موجودہ رسالہ میں ان الفاظ سے تسلیم کر لیا ہے۔ " قبر میں بدن کو ہو بہو عذاب دیا جاتا ہے یا پھر بدن کے بعض اجزاء کو۔ لہٰذا بدن اور رُوح کو مرنے کے بعد عذاب وثواب ہوتا ہے۔ روح تو عالم برزخ میں پہنچ جاتی ہے اور بدن مُردہ ہمارے سامنے پڑا ہے یا مٹی ہو چکا ہے یہ دونوں عذاب وثواب کے دَور سے گذر رہے ہیں۔ قیامت کے دن حساب کے بعد جنت یا دوزخ میں دخول ہوگا۔ یہ ہی عقیدہ اور مسلک اہل سُنت والجماعت جمیعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کا ہے اسی کو عذاب قبر کہتے ہیں جو برحق ہے "۔(۱)۔۔۔۔۔(مسلک عائشہ صدیقہؓ ص۵)

نیز لکھتے ھیں" وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسدِ اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں یہ تعلق رُوح حیات حاصل ہے۔ عرض ہے کہ یہ تعلق رُوح مُبارک جو برزخ میں ہے جسد اطہر کو حیات حاصل ہے۔ اس میں قطعاً شک نہیں ہے یہ تو ہر مسلمان کا ایمان اور عقیدہ اور اسی عقیدہ پر اُمت کے علماء کا اجماع ہے "۔

(مسلک عائشہ صدیقہؓ ص۱۷)

---

(۱)۔ لیکن ابھی تک منکرین حیاتُ النّبی ﷺ نے عام اموات کی ارواح کے اجسام کے ساتھ تعلق کی صراحت نہیں کی جو کہ اُن کے ذمہ ہے اور اُن کو چاہیے کہ وہ اس کی جلدی وضاحت کریں تا کہ وہ مستقبل میں پاکستان کے دیوبندی مدارس کے فتویٰ کی زد سے بچ سکیں۔

﴿ دوسرا اتفاقی موضوع جو زیر بحث ھے ﴾

"یعنی اسی حیات کی وجہ سے آپ ﷺ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا صلوٰۃ وسلام سُنتے ہیں"۔
منکرین حیاتُ النّبی ﷺ سے ہماری مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ اپنے بڑوں کی طرح اس اتفاقی عقیدے کو بھی تسلیم کر ہی لیں اسی میں دُنیا و آخرت کی عافیت ہے۔ شیخ القرآن مولانا **غلام اللہ خان** صاحبؒ کی زیرِ سرپرستی شائع ہونیوالا رسالہ "**ماھنامہ تعلیم القرآن**" میں مرقوم ہے۔
آنحضرت ﷺ کی قبر مُبارک کے پاس صلوٰۃ وسلام کے سماع کا مسئلہ، تو اس میں فریقین کے درمیان قطعاً کوئی اختلاف نہیں تھا۔ جیسا کہ آج سے تقریباً تین سال پہلے "ماہنامہ تعلیم القرآن" شمارہ ماہ ستمبر ۱۹۵۹ء اور پھر اسکے بعد شمارہ ماہ ستمبر ۱۹۶۲ء میں دوسرے فریق کے بارے میں مسلک کی صراحت موجود ہے۔

(ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی بابت ماہ اگست ۱۹۶۲ء ص ۱۸)

﴿ آنحضرت ﷺ کے سماع صلوٰة و سلام کا مسئلہ اتفاقی ھے ﴾

☆ دیکھئے تالیفات رشیدیہ مع فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۴ لمولانا رشید احمد گنگوہیؒ،
☆ امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۱۱۰، ۱۱۲ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لمولانا اشرف علی تھانویؒ
☆ کشف الباری ص ۱۲۴ کتاب المغازی للشیخ مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ العالی صدر وفاق المدارس العربیہ الباکستان۔

﴿ تیسرا موضوع زیر بحث "عام سماع موتی" ﴾

یہ مسئلہ صحابہ کرامؓ کے زمانہ ہی سے اختلافی چلا آ رہا ہے۔

﴿ منکرین حیات النبی ﷺ کی طرف سے شائع کردہ کُتب کے حوالے ﴾

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ فرماتے ھیں :۔

سماع موتیٰ کا مسئلہ زمانہ صحابہؓ سے مختلف فیہ چلا آ رہا ہے۔ (تفسیر جواہر القرآن ج ۲ ص ۲-۹ تفسیر سورۃ الروم)
منکرین حیاتُ النّبی ﷺ کے سرتاج **نیلوی شاہ صاحب**، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں "مسئلہ سماع موتیٰ کا قرنِ اوّل میں مختلف ہوا ہے" (تفسیر بے نظیر مع حاشیہ بدر منیر ص ۱۰۹)۔
سجاد بخاری صاحب بھی یہی لکھتے ہیں (اقامۃ البرہان ص ۶۷)۔ منکرین حیاتُ النّبی ﷺ کی طرف سے شائع کردہ کتاب۔ "**نفی سماع موتی**" کے صفحہ ۱۴ پر بھی اسی طرح کا مفہوم ہے۔
نیلوی شاہ صاحب سماع موتیٰ کے قائلین کے مذہب کے بارے میں لکھتے ہیں "وگرنہ دوسری جانب بھی مذہب قوی ہے" ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تفسیر بے نظیر مع حاشیہ بدر منیر ص ۱۰۹)

(تفسیر جواہر القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ ہی کی تفسیر ہے، بحوالہ خس کم جہاں پاک ص ۳۳)

﴿ مندرجہ ذیل اکابر علمائے دیو بند بھی یوں ہی تحریر فرماتے ہیں ﴾

☆ فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ م ۱۳۲۳ھ۔۔۔۔(تالیفات رشیدیہ مع فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۴)

☆ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ م ۱۳۰۲ھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مکتوبات و بیاض یعقوبی ص ۷۵)

☆ حضرت مفتی عزیز الرحمٰنؒ مفتی دارالعلوم م ۱۳۴۷ھ۔۔۔۔۔۔(فتاویٰ دارالعلوم دیو بند ج ۵ ص ۲۷۹)

☆ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ م ۱۳۶۲ھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۴۳۷)

☆ شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ م ۱۳۶۹ھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔(تفسیر عثمانی ص ۵۳۱ مکتبہ رشیدیہ)

☆ مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہؒ صاحب م ۱۳۷۲ھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(کفایت المفتی ج ۱ ص ۲۰۱)

☆ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ صاحب م ۱۳۹۶ھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔(معارف القرآن ج ۶ ص ۲۰۲)

☆ حضرت مولانا مفتی محمودؒ صاحب م ۱۹۸۰ء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(فتاویٰ مفتی محمود ج ۳ ص ۱۸۰)

☆ مفتی سیّد عبد الشکور ترمذیؒ صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(ھدایۃ الحیر ان ص ۳۱۵)

☆ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ م ۱۴۲۱ھ۔۔۔۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل ج ۱۰ ص ۵۱۷)

☆ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ العالی۔۔۔(سماع موتیٰ ص ۷۵)

☆ استاذ المحدثین مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی صدر وفاق المدارس۔(کشف الباری ص ۱۲۴ کتاب المغازی)

☆ منکرین حیاتُ النبی ﷺ کی طرف سے چند روز پہلے شائع ہونیوالی کتاب۔۔۔(نفی سماع موتیٰ ص ۱۴)

﴿ عام مُردوں کے سماع اور عدمِ سماع میں ہمارا مؤقف ﴾

﴿مسئلہ سماع موتیٰ میں دونوں فریق اہل السُنۃ والجماعۃ میں داخل ہیں ﴾

مفتی کفایت اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں "تاہم کسی فریق کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے فریق کی تضلیل یا تفسیق یا تجہیل کر سکے کیونکہ اس صورت میں کہ مسئلہ قرون اولیٰ میں بھی مختلف تھا اس تضلیل یا تفسیق یا تجہیل کا اثر صحابہ کرامؓ تک پہنچے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(کفایت المفتی ج ۱ ص ۲۰۲)

حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ صاحب فرماتے ہیں "جب یہ مسئلہ صحابہؓ اور تابعینؒ اور سلف صالحینؒ کے زمانے سے مختلف فیھا چلا آ رہا ہے تو اُن میں سے کسی ایک کو کافر قرار دینے والا گمراہ خارجی کہلانے کا مستحق ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل ج ۱۰ ص ۵۱۷)

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں "لہٰذا جو لوگ سماع موتیٰ کے قائل نہیں اُن کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ اھل سُنت والجماعت سے خارج ہیں یا جو لوگ سماع موتیٰ کے قائل ہیں

اُن کو اھل سُنت والجماعت سے خارج سمجھنا یہ غلو اور زیادتی ہے۔(کشف الباری ص ۱۲۴ کتاب المغازی)

محترم قارئین! اگر بات یہیں تک محدود رہتی کہ سماع موتیٰ کا مسئلہ اختلافی ہے اور ہر فریق کو اپنی علمی اور تحقیقی صوابدید کے مطابق دلائل و براہین کی رُو سے جو پہلو راجح اور صحیح نظر آتا ہے اُسے قبول اور اختیار کر لینے کا حق ہے تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اور ہمیں بھی اس مسئلہ میں کاوش کرنے کی قطعاً ضرورت پیش نہ آتی مگر جب منکرین حیات النبی ﷺ کی طرف سے غلو اختیار کیا گیا کہ سماع موتیٰ کے قائلین (معاذ اللہ) لعنتی ہیں۔

﴿ منکرین حیات النبی ﷺ کی طرف سے شائع کردہ کتاب کا حوالہ ﴾

لعنت ہو اُس پر جو عقیدہ رکھے کہ مُردے سُنتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(شفاء الصدور ص ۱۰۶)

مزید برآں:۔ جب منکرین حیات النبی ﷺ انکارِ سماع موتیٰ کی آڑ میں آنحضرت ﷺ کے سماع صلوٰۃ والسلام عند القبر جیسے اتفاقی عقیدہ کا بھی انکار کرنے لگے تو ہمیں مجبوراً اُن کے پیش کردہ دلائل کا رد کرنا پڑا۔

﴿ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی اور وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْر ﴾
سے عدم سماع موتیٰ پر استدلال

منکرین حیات النبی ﷺ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ان آیات کا ظاہری معنیٰ مُراد لیں گے یا باطنی؟ لامحالہ وہ فرمائیں گے کہ ظاہری معنیٰ۔اس لیے کہ شیخ القرآن مولانا **غلام اللہ خان** صاحبؒ اپنی تفسیر (جواہر القرآن ج ۲ ص ۹۰۲) میں فرما گئے ہیں کہ عدم سماع والے ظواہر قرآن سے دلیل پکڑتے ہیں"۔ پھر منکرین حیاتُ النبی ﷺ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ظاہری معنیٰ تمام آیات میں لیں گے یا بعض میں؟ تو لامحالہ وہ فرمائیں گے کہ ہم تمام آیات میں ظاہری معنیٰ مُراد لیں گے اس لیے کہ اگر وہ بعض میں ظاہری اور بعض میں باطنی معنیٰ مُراد لیں تو یہ سراسر **تُؤمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ** کا مصداق ہے۔ اب منکرین حیاتُ النبی ﷺ کی پیش کردہ آیات کا منکرین حیاتُ النبی ﷺ کے اُصولوں کے مطابق ظاہری معنیٰ بیان کیا جائے گا

"پھر آپ ﷺ تو نہ مُردوں کو اور نہ بہروں کو آواز سُناتے ہیں (خصوصاً) جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں"۔

(ترجمہ از تفسیر حقانی ج ۳ ص ۵۶۰، پارہ ۲۱ سورۃ الروم، آیت ۵۲)

منکرین حیات النبی ﷺ کے اصول ظواہر قرآن کے سیاق وسباق سے تو یہ ثابت ہوا کہ مُردے بھاگتے بھی ہیں تو حیات فی القبور بطریق اولیٰ ثابت ہوگئی۔ حالانکہ یہ ظاہری مفہوم درست نہیں جس کی وضاحت اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

﴿ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْر ﴾

منکرین حیاتُ النبی ﷺ کے اصول کے مطابق ظاہری ترجمہ: نہیں آپ سُنا سکتے جو قبروں میں ہیں نہیں ہیں آپ مگر ڈرانے والے سوال یہ ہے کہ انذار (ڈرانا) زندوں کو ہوتا ہے یا مردوں کو منکرین حیاتُ النبی

---

(۱)۔ منکرین حیاتُ النبی ﷺ سابقہ پمفلٹ کی عبارت سے عوام الناس کے ذہنوں کو مشوش کر رہے ہیں لہٰذا ضرورت کے پیش نظر چند سطروں کے اضافہ سے ہم نے اپنے مفہوم کی وضاحت کر دی۔

ﷺ کے اصول کے مطابق اِنْذَار زندوں کو ہوتا ہے نہ کہ مردوں کو اس لیے کہ قرآن کریم میں ہے لِیُنْذِرَ مَنْ کَانَ حَیًّا (یٰسین) تاکہ وہ نبی ڈرائے اس کو جو زندہ ہے "تو ثابت ہو گیا من فی القبور (یعنی جو قبروں میں ہیں) وہ زندہ ہیں۔

جواب ثانی حالانکہ اِن آیات میں سُننے کی نفی نہیں بلکہ سُنانے کی نفی ہے "اے نبی ﷺ آپ (انکو اپنے اختیار) سے نہیں سُنا سکتے" جیسا کہ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ اے نبی ﷺ آپ (انکو اپنے اختیار) سے ہدایت نہیں دے سکتے اسکا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ کفار ہدایت حاصل کر ہی نہیں سکتے یا کفار میں استعداد ہی نہیں ہدایت کو قبول کرنے کی۔

مذکورہ آیات میں ظاہری معنی مُراد ھی نہیں بلکہ باطنی معنی مُراد ھے

محترم قارئین! یہاں پر ظاہری معنی مُراد ہی نہیں بلکہ باطنی معنی مُراد ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ (وہ کفار) بہرے ہیں گونگے ہیں، اندھے ہیں میں ظاہری معنی مُراد نہیں بلکہ باطنی معنی مُراد ہے اس لیے کہ کفار سُنتے بھی تھے، بولتے بھی تھے اور دیکھتے بھی تھے بالکل اسی طرح یہاں بھی معنی یہی ہوگا کہ آپ اِن دِلوں کے مُردوں کو نہیں سُنا سکتے اور دِلوں کے بہروں کو نہیں سُنا سکتے جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں۔

﴿ ان مذکورہ آیات میں کفار کو مُردوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ھے ﴾

ان مذکورہ آیات میں کفار کو مُردوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جیسا کہ موجودہ پمفلٹ میں اس کو تسلیم کیا گیا ہے۔

﴿ جہاں تشبیہ ھوتی ھے وھاں تین باتوں کا جاننا ضروری ھے ﴾

☆ **مُشبہ:** ------------------(جسکو تشبیہ دی گئی ہو)

☆ **مُشبہ بہ:** ------------- (جسکے ساتھ تشبیہ دی گئی ہو)

☆ **علتِ تشبیہ:** ----------(جس وجہ سے تشبیہ دی گئی ہو)

تشبیہ کی علت کا مُشبہ اور مُشبہ بہ دونوں میں پایا جانا ضروری ہے۔ مثلاً کوئی کہے کہ زید شیر کی طرح ہے۔

نقشہ ملاحظہ فرمائیں۔

مُشبہ	**مُشبہ بہ**
زید	شیر

وجہ تشبیہ
شجاعت

اس مثال میں زید کو شیر کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور علتِ تشبیہ شجاعت ہے۔ اس لیے کہ شجاعت دونوں میں

موجود ہے یہاں پر دُم یا پنجہ وغیرہ تشبیہ کی علت نہیں بن سکتے کیونکہ دُم یا پنجہ شیر میں تو ہے مگر زید میں نہیں۔
بالکل اسی طرح اِن مذکورہ آیات میں کفار کو مُردوں سے تشبیہ دی گئی ہے جس کو منکرین حیاتُ النبی ﷺ نے اپنے حالیہ پمفلٹ میں تسلیم کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(نقشہ ملاحظہ فرمائیں)

مُشبہ	مُشبہ بہ
کافر	مُردہ

وجہ تشبیہ

عدم انتفاع (نفع نہ اُٹھانا)

اس مثال میں کافر کو مُردہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور تشبیہ کی علت عدم انتفاع (نفع نہ اُٹھانا) ہے کیونکہ یہ علت کافر اور مُردہ دونوں میں پائی جاتی ہے اور عدمِ سماع (نہ سُنتا) علت نہیں بن سکتا کیونکہ اگر بالفرض یہ علت مُردوں میں مان بھی لی جائے تو کفار میں یہ موجود نہیں ہے کیونکہ کفار فریقین کے نزدیک سُنتے ہیں اس لیے لامحالہ علتِ تشبیہ عدمِ سماع کے علاوہ ہوگی اور وہ عدم انتفاع ہے۔(۱)

منکرین حیاتُ النبی ﷺ نے ان مذکورہ آیات کے علاوہ چند نئی آیات قرآنیہ سے تفسیر بالرائے کر کے عدم سماع موتیٰ پر ناکام استدلال کیا ہے جو باطل اور مردود ہے اس لیے کہ ۱۴ صدیوں میں کسی سُنّی مفسر نے اِن آیات سے اِس طرح کا استدلال نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ منکرین حیاتُ النبی ﷺ نے اِن آیات کے تحت کسی مفسر کا حوالہ نہیں دیا۔ اگر منکرین حیاتُ النبی ﷺ کے پاس ایسا کوئی حوالہ ہے تو پیش کریں۔۔۔۔مہلت قیامت تک

علامہ ابن الھادی حنبلیؒ فرماتے ھیں:۔ **ولا یجوز احداث تأویل فی اٰیة وسنة لم یکن علی عھد السلف ولا عرفوہ ولا بینوہ للامة فان ھٰذا یتضمن انھم جھلوا الحق فی ھٰذا وضلوا عنہ واھتدی الیہ ھٰذا المعترض المستأخر فکیف اذا کان التأویل یخالف تأویلھم وینا قضہ وبطلان ھٰذا التأویل اظھر من ان یطنب فی ردہ..........الخ** کسی آیت یا حدیث کا کوئی ایسا معنیٰ اور تاویل کرنا جائز نہیں جو سلف صالحینؒ کے زمانہ میں نہ کی گئی ہو اور نہ ہی انہوں نے وہ معنیٰ اور تاویل سمجھی اور نہ ہی اِسکو اُمت کے سامنے بیان کیا ہو کیونکہ یہ اس بات کو متضمن ہے کہ سلف صالحینؒ

---

(۱)۔منکرین حیات النبی ﷺ کی عقل باکمال:۔ یہاں منکرین نے اپنی باکمال عقل سے یہ گُل کھلایا ہے کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ صاحبِ ایمان میت کو دُنیا میں زندوں کے ایصالِ ثواب سے فائدہ پہنچتا ہے۔ محترم قارئین! بات تو سماع سے عدم انتفاع کی ہو رہی ہے جبکہ منکرین نے اِسکو تمام معاملات پر محمول کرلیا ہے۔(نعوذ باللہ من سوءِ الفھم)

اس میں حق سے جاہل رہے اور اس سے بھک گئے اور یہ بعد میں آنے والا معترض اس کی تہہ کو پہنچ گیا اور خصوصاً جب بعد میں آنے والے کی تاویل سلف صالحینؒ کی تاویل کے برعکس ہو پھر کیونکر وہ قبول کی جا سکتی ہے۔ اور اس متاخر کی تاویل کا باطل ہونا ایسا ظاہر ہے کہ اس کے ردّ کے لیے کسی تفصیل کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

(الصارم المنکی ص ۲۷۴ ماخوذ عن تسکین الصدور ص ۳۸۹)

اسی طرح کا مفہوم **حضرت مجدّد الف ثانی**ؒ سے بھی منقول ہے، دیکھئے۔

(مکتوبات دفتر اوّل حصہ سوم ص ۳۳ مکتوب نمبر ۱۵۷ طبع امرتسر)

جمہور علماء کرام نے حضرت عائشہؓ کے استدلال کو حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے مقابلہ میں قبول نہیں کیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی شارح بخاریؒ فرماتے ہیں: وقد خالفها الجمهور فی ذلک و قبلوا حديث ابن عمرؓ لموافقة من رواه غيره عليه۔ لیکن جمہور علماء کرام نے حضرت عائشہؓ کی (روایت) سے مخالفت کی ہے اور انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کی روایت کو قبول کیا ہے کیونکہ دوسرے حضرات کی روایتیں اِنکے موافق ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(فتح الباری ج ۳ ص ۴۷۷)

علامہ بدر الدین عینی حنفی شارح بخاریؒ فرماتے ہیں: ولكن جمهور خالفوها فی ذلک وقبلوا حديث ابن عمرؓ۔ لیکن جمہور علمائے کرام نے مسئلہ سماع موتیٰ میں حضرت عائشہؓ کی روایت سے مخالفت کی ہے اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ والی روایت کو قبول کیا ہے۔۔۔۔ (جس میں سماع موتیٰ کا ثبوت ہے)

(عمدۃ القاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ج ۷ ص ۲۰۲)

حضرت مولانا عبدالحی لکھنویؒ صاحب فرماتے ہیں: واما رد عائشةؓ بعض تلک الاحاديث فلم يعتدبه جمهور الصحابة ومن بعد هم ۔ بہرحال حضرت عائشہؓ کا اِن بعض احادیث کا ردّ کرنا تو جمہور صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد کے حضرات نے اس ردّ کا کوئی اعتبار نہیں کیا۔ (عمدۃ الرعایۃ ج ۲ ص ۲۵۴)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی تحقیق کے مطابق حضرت عائشہؓ نے اپنے استدلال سے رجوع فرما لیا تھا۔ فرماتے ہیں کہ ان فی المغازی لابن اسحاق رواية يونس بن بكير باسناد جيّد عن عائشةؓ مثل حديث ابی طلحة و فيه ماانتم باسمع لما اقول منهم و اخرجه احمد باسناد حسن ۔ ابن اسحاقؒ کے مغازی میں یونس بن بکیر

کے طریق سے جید اسناد کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے اسی طرح روایت ہے جیسی حضرت ابوطلحہؓ سے جس میں **ما انتم باسمع لما اقول منهم** کے الفاظ موجود ہیں اور **امام احمدؒ** نے بھی حسن اسناد کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے۔ فرماتے ہیں۔ **فان کان محفوظاً فکانها رجعت عن الانکار لما ثبت عندها من روایات هؤلاء الصحابة لکونها لم تشهد القصة۔** سو اگر یہ الفاظ محفوظ ہوں تو گویا یہ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے سماع موتی کے انکار سے رجوع کرلیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک ان جلیل القدر حضرات صحابہ کرامؓ کی روایتیں ثابت ہو گئیں (جو موقع پر حاضر تھے) اور حضرت عائشہؓ حاضر نہ تھیں۔------------------------------------(فتح الباری ج۸ ص۳۰۶)

﴿ حضرت عائشہؓ کے رجوع کی صحیح روایت سے تائید ﴾

حضرت ابن ابی ملیکہؒ سے مروی ہے کہ۔ **عبدالرحمن بن ابی بکرؓ** (مکہ مکرمہ کے قریب) حُبشیٰ کے مقام پر وفات پا گئے اور ان کو اُٹھا کر مکہ مکرمہ لایا گیا اور وہاں ان کو دفن کیا گیا۔ جب حضرت عائشہؓ (حج کے موقع پر) آئیں تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کی قبر پر بھی آئیں تو کہا (مرثیہ کے دو شعر پڑھے جو مندرجہ ذیل کتابوں میں مذکور ہیں) پھر فرمایا **واللہ لو حضرتک مادفنت الا حیث متّ ولو شهدتک مازرتک۔** بخُدا اگر میں تیری وفات کے وقت حاضر ہوتی تو تُو وہاں ہی دفن کیا جاتا جہاں تیری وفات ہوئی تھی اور اگر میں اس وقت موجود ہوتی تو اب تیری قبر کی زیارت کیلئے میں نہ آتی۔ (ترمذی ج۱ ص۱۲۵، رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ج۳ ص۶۰) ظاہر بات ہے کہ اگر یہ محض تحسّر اور افسوس کے طور پر خیالی رنگ میں حضرت عبدالرحمٰنؓ سے خطاب ہوتا تو حضرت عائشہؓ کو ان کی قبر پر حاضر ہو کر یہ کہنے کی حاجت نہ ہوتی وہ مدینہ طیّبہ میں یاد و رہی سے ایسا کہہ دیتیں یہ خطاب ان کے رجوع کا واضح قرینہ ہے۔

منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تاویل کو تسلیم نہیں کرتے

حضرت عائشہؓ نے **یسمعون** کی تاویل **یعلمون۔** سے کی ہے کہ وہ مُردہ جسم جانتے ہیں۔ یعنی ان کو علم ہونا بھی حیات کی فرع ہے بقول منکرین حیات النبی علیہ السلام کفار کی ارواح تو سجین میں ہیں اور بغیر رُوح کے ان جسموں کو انجام کا معلوم ہو جانا اسی کو تو **علامہ شمس الدین احمدبن موسیٰ المشهور به خیالیؒ المتوفی ۸۷۰ھ** حماقت سے تعبیر کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ "**جوز بعضهم تعذیب غیر الحی ولا شک انه سفسطة۔** ان میں سے بعض نے بلا حیات بدن کے معذب ہونے کو جائز قرار دیا ہے لیکن

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ نری حماقت ہے۔ (الخیالی ص ۱۱۸، ونحوہ، فی نبراس ص ۳۲۲)، جب یہ صورت ہے تو لامحالہ یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ ارواح کا جسموں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے جس کی وجہ سے اجسام بھی راحت یا عذاب محسوس کرتے ہیں۔ اس تعلق کے تو منکرین حیات النبی ﷺ انکاری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ تفتازانیؒ کی شرح مقاصد سے سابقہ پمفلٹ میں منکرین حیات النبی ﷺ نے ناکام استدلال کرنے کی کوشش کی تھی۔

چند مسائل جن میں منکرین حیات النبی ﷺ بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تحقیق پر عمل نہیں کرتے

حضرت عائشہؓ کا مسلک	دیگر صحابہؓ کا مسلک
☆ قروء سے مُراد طہر ہے۔	☆ قروء سے مُراد حیض ہے۔
☆ عصر میں جلدی چاہیے۔	☆ حضرت اُم سلمہؓ۔ تاخیر۔
☆ چوری کے مال کی قیمت اگر کم سے کم تین درہم بھی ہے تو ہاتھ کاٹا جائیگا۔	☆ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن مسعودؓ دس درہم کی مالیت سے کم نہ ہونا چاہیے۔
☆ صبح کی نماز اندھیرے وقت پڑھنی چاہیے۔	☆ حضرت رافع بن خدیجؓ۔ اُجالا ہو جائے تب پڑھے۔
☆ اگر بالغ آدمی بھی کسی عورت کا دودھ پیئے تو حُرمت ثابت ہو جاتی ہے۔	☆ دیگر اُمہات المومنینؓ۔ نہیں ثابت ہوتی۔

(مأخوذ عن "**سیرت عائشہ صدیقہؓ**" صفحہ ۲۱۶ مؤلفہ **سید سلیمان ندویؒ**)

اِن مسائل میں منکرین حیات النبی ﷺ کیونکہ حنفی المسلک ہیں اور احناف نے اِن مذکورہ مسائل میں دیگر صحابہ کرامؓ کی روایات کو معمول بنایا ہے، نہ کہ حضرت عائشہؓ کی روایات کو مذکورہ بالا مسائل میں منکرین حیات النبی ﷺ حضرت عائشہؓ کے مسلک کی بجائے دیگر صحابہؓ کا مسلک اپنائے ہوئے ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ اس کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی توہین نہیں سمجھتے تو اگر ہم حضرت عائشہؓ کے مسلک یعلمون کی بجائے دیگر صحابہؓ کے مسلک یسمعون کو مانتے ہیں۔ یہ بھی نہ تو ناجائز ہے اور نہ ہی توہین۔

﴿ منکرین حیات النبی ﷺ کا پیش کردہ اصول ﴾ لکھتے ہیں۔

"جب روح کا جسم سے تعلق ہوگا تو وہ دیکھے اور سُنے گا لیکن جب روح کا جسم سے تعلق ختم ہو گیا اب نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ سُن سکتا ہے" ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (مسلک عائشہ صدیقہؓ ص ۸)

محترم قارئین! ہم بھی یہ کہنے میں حق بجانب ہونگے "جب روح کا جسم سے تعلق ہوگا تو وہ جانے گا اور جب

روح کا جسم سے تعلق ختم ہو جائے تو وہ جان نہیں سکتا۔ لہٰذا حضرت عائشہ صدیقہؓ حیات بعد الوفات (یعنی روح کے جسم کے ساتھ تعلق) کی قائل ہیں۔ اس لیے کہ اُنہوں نے یسمعون کی تاویل یعلمون سے کی ہے۔" جیسا کہ منکرین حیات النّبی ﷺ تسلیم کر چکے ہیں۔ دیکھیے ۔۔۔۔۔ (مسلک عائشہ صدیقہؓ ص۱۳)

﴿ منکرین حیات النّبی ﷺ کی جہالت ﴾

منکرین حیات النّبی ﷺ کی طرف سے مؤرخہ ۲۰۰۵-۳-۱۹ کو شائع کردہ پمفلٹ میں ہم پر قرآن پاک کے ترجمہ میں تحریف کا الزام لگایا گیا ہے۔ محترم قارئین! ہم نے آیت کا جو معنی پیش کیا ہے وہ بطور الزام کے ہے نہ کہ بطور تحقیق۔ البتہ منکرین حیات النّبی ﷺ نے اپنے سابقہ پمفلٹ میں سورہ روم اور سورہ نمل کی آیت کا ایک ترجمہ یوں کیا ہے "بے شک آپ ﷺ (اے محمد ﷺ) مُردوں کو دُعا نہیں سُنا سکتے، اِس لیے کہ مُردے سُنتے نہیں ہیں اور آپ ﷺ بہروں کو بھی نہیں سُنا سکتے کیونکہ بہرے بھی نہیں سُنتے"۔ اور یہ ترجمہ بطور الزام نہیں بلکہ بطور تحقیق پیش کیا گیا ہے لہٰذا ہم منکرین حیات النّبی ﷺ سے مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ اُن کا یہ من گھڑت ترجمہ اسلاف میں سے کس عالم اور مفسر نے کیا ہے؟ ۔۔۔۔۔ حوالہ پیش کرنے کی مہلت تا قیامت

﴿ منکرین حیات النّبی ﷺ کیلئے سُنہری موقع ﴾

☆ منکرین حیات النّبی ﷺ نے اپنے شائع کردہ رسالہ میں لکھا ہے **"لعلّی لا اراکم بعد عامی هذا"** (صحاح ستہ) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (مسلکِ عائشہ صدّیقہؓ ص۳، دوسرا ایڈیشن)

مطالبه :۔ ترمذی شریف کے علاوہ صحاح ستہ کی باقی کُتب میں یہ حدیث دِکھا دی جائے۔ مہلت تا قیامت

☆ منکرین حیات النّبی ﷺ نے اپنے سابقہ پمفلٹ میں سورۃ النمل اور سورۃ الروم کی آیت کا ایک ترجمہ یوں کیا ہے "بیشک آپ ﷺ (اے محمد ﷺ) مُردوں کو دُعا نہیں سُنا سکتے، اس لیے کہ مُردے سُنتے نہیں ہیں اور آپ ﷺ بہروں کو بھی نہیں سُنا سکتے کیونکہ بہرے بھی نہیں سُنتے"۔

مطالبه :۔ مذکورہ بالا ترجمہ کسی سُنی عالم کے حوالہ سے دِکھا دیا جائے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مہلت تا قیامت

☆ منکرین حیات النّبی ﷺ نے اپنے حالیہ پمفلٹ مورخہ ۲۰۰۵-۳-۱۹ میں ہم پر اِن الفاظ سے الزام لگایا ہے۔ "حالیہ پمفلٹ میں سماع کے مسئلہ میں اختلاف کرنے والے صحابہ کرامؓ کو بھی قرآن کا مخالف اور دُشمن قرار دے دیا"۔ **مطالبه** :۔ **لعنة الله علی الکذبین** ہمارے شائع کردہ کسی بھی پمفلٹ سے یہ بات ثابت کردی جائے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مہلت تا قیامت

☆ منکرین حیات النبی ﷺ اپنے حالیہ پمفلٹ ۲۰۰۵-۳-۱۹ میں لکھتے ہیں:

"تبلیغی جماعت کے مولوی بلال نے ۲۰۰۵-۳-۱۷ کو جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے ردّ میں ایک تازہ پمفلٹ شائع کیا ہے"۔

مطالبہ :۔ ثابت کردیا جائے کہ مذکورہ تاریخ کو حضرت مولانا محمد بلال صاحب مدظلہ العالی نے کوئی پمفلٹ شائع کیا ہے ---------------------------------- مہلت تا قیامت

مذکورہ بالا مطالبات پورا کرنے پر 1000 روپے نہیں بلکہ 2000 روپے انعام میں حاصل کریں

منکرین حیات النبی ﷺ کے فتویٰ کی زد میں آنے والے اُمت مسلمہ کے چند جید علماءِ کرام جو سماع موتیٰ کے قائل ہیں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ امام بخاریؒ ------------------------------ (بخاری شریف ج۱ص۱۷۸)

☆ ابن جریر طبریؒ ---------------- (بحوالہ احکام القرآن مؤلفہ مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

☆ ابن حجر عسقلانیؒ -------------------------- (فتح الباری ج۳ص۱۸۶)

☆ علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ ------------------- (عمدۃ القاری ج۴ص۱۵۷)

☆ حافظ ابن تیمیہؒ ------------------- (اقتضاء الصراط المستقیم ص۱۸۱)

☆ ابن کثیرؒ ------------------------- (تفسیر ابن کثیر ج۳ص۴۳۸)

☆ ابن القیمؒ ----------------------------- (کتاب الروح ص۴)

☆ مُلّا علی قاری حنفیؒ ----------------------- (مرقات ج۲ص۲۱۰)

☆ علامہ آلوسی حنفیؒ ---------------------- (تفسیر روح المعانی ج۲۱ص۵۷)

☆ قاضی ثناءاللہ پانی پتی حنفیؒ ------------------ (تفسیر مظہری ج۱۰ص۱۲۴)

☆ علامہ انور شاہ کشمیریؒ --------------------- (فیض الباری ج۲ص۴۶۷)

☆ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ ------------------ (احکام القرآن ص۱۰۴)

بہت سے علماءِ کرام کے نام جو سماع موتیٰ کے قائل ہیں طوالت کے خوف سے چھوڑ دیئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے علماء دیو بند کی تکذیب و تضحیک:

محترم قارئین! علماءِ دیو بند کے نزدیک **المھند** کی حیثیت اور اہمیت ہم پہلے بار ہا واضح کر چکے ہیں۔ منکرین حیات النبی ﷺ اس کی عبارت میں تضاد ثابت کر کے المہند کی تصدیق کرنے والے تمام اکابرین دیو بند کا مذاق اُڑا رہے ہیں۔ مگر قارئین! منکرین حیات النبی ﷺ کے ایجاد کردہ اس تضاد کا المہند میں نام و نشان بھی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تصدیق کرنے والے تمام اکابرین کو بھی کوئی تضادُ نظر نہ آیا۔ منکرین حیات النبی ﷺ کو ہماری بات پر یقین نہیں تو اپنی جماعت کے جید عالم شیخ التفسیر **قاضی شمس الدین** صاحبؒ کی کتاب **مسالك العلماء** ص ۲۲۱ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت لکھتے ہیں کہ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے سب مسلمانوں کو، یہاں نفی مطلق برزخی کی نہیں بلکہ برزخی مطلق کی نفی ہے اور یہ اہل علم پر ادنیٰ تامل سے واضح ہے"۔

منکرین حیات النبی ﷺ کے سرتاج مولانا **سجاد بخاری** صاحب " پچیس اکابر علماءِ دیو بند کا مسلک " کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں "المہند علی المفند " حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کی تالیف ہے اور اس پر چوبیس علماءِ دیو بند کی تصدیقات ثبت ہے۔ المہند کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ وفات کے بعد انبیاء علیھم السلام کو جو حیات حاصل ہے وہ برزخی ہے اور کئی باتوں میں دنیوی زندگی سے مشابہت رکھتی ہے۔ شہداء بھی اس حیات میں اُنکے ساتھ شریک ہیں۔

یہ پچیس اکابر علماءِ دیو بندؒ کا مسلک ہے جن میں حسبِ ذیل حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

☆ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ
☆ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ
☆ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ
☆ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ
☆ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ
☆ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ
☆ حضرت مولانا محمد احمد ابن حضرت نانوتویؒ
☆ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
☆ حضرت مولانا احمد حسن امروہیؒ
☆ حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ

(اقامۃ البرہان -- ص ۲۰۸)

مزید لکھتے ہیں: "المہند " کی اصل عربی عبارت اور اُسکا عربی ترجمہ جو اکابرؒ کی نگرانی میں شائع ہوا اور اُس میں انہوں نے عربی عبارت کا مفہوم و مقصود واضح فرمایا۔

مزید لکھتے ہیں: المہند سے عقیدہ حیاتِ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں حسبِ ذیل حقائق معلوم ہوتے ہیں۔
۱۔عالمِ برزخ میں انبیاء علیہم السلام کو جو حیات حاصل ہے وہ دُنیا کی سی ہے۔
۲۔عالمِ برزخ میں انبیاء علیہم السلام کو جو ممتاز حیات حاصل ہے اُس میں شہداء بھی اُن کے ساتھ شریک ہیں۔
۳۔انبیاء علیہم السلام اور شہداء کو وفات کے بعد جو حیات حاصل ہے وہ برزخی ہے اور عبارت میں جہاں برزخی کی نفی ہے اُس سے مطلق برزخی کی نفی مقصود نہیں بلکہ برزخی مطلق کی نفی مُراد ہے۔۔(اقامۃ البرہان ص۲۰۲،۲۰۳،۲۰۴،۲۰۵)

﴿نوٹ﴾ منکرین حیات النبی ﷺ کی دیگر باتوں کے جواب بلکہ جوابات باحوالہ اور مدلل ہم پہلے بھی کئی دفعہ دے چکے ہیں۔قارئین منکرین کے پمفلٹ پڑھنے کے بعد ہمارے پمفلٹ کا مطالعہ فرمائیں تو ان پر یہ حقیقت واضح ہوگی کہ منکرین کی باتوں کے جواب پہلے سے ہی موجود ہیں۔

نیز منکرین سے بھی گذارش ہے کہ وہی باتیں جنکے ہم جوابات کئی دفعہ دے چکے ہیں دوبارہ دوبارہ دہرا کر اپنی علمیت کا بھانڈا چوراہے پر نہ پھوڑیں اور نہ ہی ہمارا اور قارئین کا وقت ضائع کریں ہم نے مانا کہ منکرین اپنی بقا کیلئے صرف اسی مسئلے میں اُلجھے رہتے ہیں اور اس لیے انکے پاس بہت وقت ہے مگر ہماری دیگر مصروفیات ہمیں اجازت نہیں دیتی کہ ہم دوبارہ دوبارہ ایک ہی بات دہراتے رہیں چنانچہ منکرین کو چاہیے کہ پمفلٹ تحریر کرنے کے بعد دوبارہ ہمارے پمفلٹ پڑھ لیا کریں۔اپنی باتوں کا جواب باصواب پائیں گے ہمیں دوبارہ زحمت کرنے کی نہ فُرصت ہے نہ ضرورت البتہ کوئی نئی بات سامنے آئی تو انشاء اللہ بفضلہٖ تعالیٰ اسکا جواب بھی باصواب دیں گے۔

محترم قارئین ! منکرین حیات النبی ﷺ نے اپنے شائع کردہ رسالہ میں چند علماء کرام کو اپنا ہمنوا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔اُن میں سے چند حضرات کی مکمل تحقیق انشاءاللہ العزیز حصہ دوم میں آئے گی۔

اگلے صفحات پر عقیدہ حیات النبی ﷺ وسماع النبی ﷺ عندقبرہ الشریف کے بارے میں پاکستان کے مشہور دیوبندی مدارس کے اصلی فتاویٰ جات ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

ماہنامہ دارالعلوم دیوبند انڈیا نومبر 1957ء کی فوٹو کاپی جس میں عقیدہ حیات النبی ﷺ دلائل کے ساتھ تقریباً آٹھ صفحات پر مرقوم ہے

﴿ حیات دُنیاوی کا مطلب ﴾

شیخ الحدیث مولانا سرفراز صفدر مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

حیات جسمانی کے جملہ لوازمات قبر میں ثابت نہیں ہیں مثلاً کھانے اور پینے کی حاجت جس طرح دُنیا میں ہوتی ہے اس طرح قبر میں نہیں ہوتی اور اسی طرح دیگر کئی احکام میں بڑا فرق اور تفاوت ہے۔ ہاں دُنیاوی حیات کی طرح انکو ادراک علم اور شعور حاصل ہے اور انہیں اہم امور کی وجہ سے اس کو دُنیاوی اور جسمانی حیات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(تسکین الصدور ص ۲۳۳)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی و رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے

مدرسہ جامعہ دار العلوم کراچی کا فتویٰ

الجواب ــــــ حامداً و مصلیاً

(ا و ۳) ــــ جمہور امت کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برزخ میں جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ کی زندگی صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی زندگی ہے جو دنیاوی زندگی کی طرح ہے اگرچہ آپ احکامِ شرعیہ کے مکلف نہیں

اس سلسلہ میں علماءِ امت کی بہت ساری تصریحات اور بے شمار رسالے اور کتابیں موجود ہیں نمونے کے طور پر علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح ملاحظہ ہو

السادس، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی علی الدوام

ویؤخذ من هذه الاحادیث انه صلی اللہ علیه وسلم حی علی الدوام

وذلك انه محال عادة ان یخلو الوجود کله واحد یسلم علیه فی لیل ونهار

ونحن نؤمن ونصدق بانه صلی اللہ علیه وسلم حی یرزق فی قبره

وان جسده الشریف لا تأکله الارض والاجماع علی ذلك

(القول البدیع ص۱۶۷، ماخوذ تبویب ۲۸/۱۵)

(د) قبر سے مراد بھی دنیاوالی قبر یعنی روضۂ اطہر مراد ہے۔

لقوله علیه السلام، من زار قبری وجبت له شفاعتی"

(مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲، وکذا تسکین الصدور ص۲۲۹)

(۲) جمہور اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پڑھا جانے والا درود شریف آپ خود سنتے ہیں اور جو درود شریف دور سے آپ پر پڑھا جاتا ہے وہ آپ تک پہنچا دیا جاتا ہے اور یہ درود سننا صحیح احادیث سے ثابت ہے مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من صلی علی عند قبری

سمعته ومن صلی علی نائبا ابلغته (مرقاۃ ۳/۲۱) ۔ واللہ اعلم بالصواب

زکریا اشرف
دار الافتاء - دار العلوم کراچی
۲۸/۲/۲۳ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۹/۲/۱۴۲۳ھ
نائب مفتی دار العلوم کراچی ۱۴

دار الافتاء
[stamp: دار العلوم کراچی ۱۴، ۲۹/۲/۲۳]

جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتویٰ

باسمہ سبحانہ

(۱) حضرت صلی اللہ علیہ و سلم اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں
نحن نومن و نصدق بانہ صلی اللہ علیہ و سلم حی یرزق
وان جسدہ الشریف لا تأکلہ الأرض والاجماع علی ھذا
القول البدیع ص ۱۲۵

یہ زندگی روح مع الجسد ہے اور جسم عنصری دنیاوی مراد ہے اور قبر سے
مراد روضہ اطہر ہی مراد ہے

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون
شہداء کی اس حیات کے بارے میں علامہ الوسی فرماتے ہیں: فمذھب
کثیر من السلف الی انہا حقیقۃ بالروح والجسد روح المعانی ص ۲۰/۲
توجب شہداء کے لیے یہ حیات ثابت ہے تو انبیاء کے لیے تو بطریق
اولی ثابت ہونی چاہیئے۔ شہداء کی حیات عبارۃ النص سے ثابت ہے
جبکہ انبیاء کی حیات دلالۃ النص سے ثابت ہے

قلت واذا ثبت انہم احیاء من حیث النقل فانہ یقویہ
من حیث النظر کون الشہداء احیاءً بنص القران والانبیاء
افضل من الشہداء ص ۲۸۸/۶

اور ظاہر ہے اس سے جسد عنصری مراد ہے جیسا کہ
القول البدیع کی عبارت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔

(۲) قریب سے زیارت کرنے والوں کا صلوۃ و سلام آپ خود
سماعت فرماتے ہیں عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی عند
قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ۔ مشکوۃ ص ۸۷

(۳) علماء اہلسنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے جو اوپر
مذکور ہوا اور علماء دیوبند اہلسنت والجماعت میں
شامل ہیں جیسے کہ المہند علی المفند میں مذکور ہے

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ ابو مسلم [illegible]
متخصص جامعہ اشرفیہ، لاہور
۷-۵-۲۰۲۰

صحیح
الجواب
[illegible]

عبداللہ جان
[illegible] شارع فیروز پور روڈ لاہور
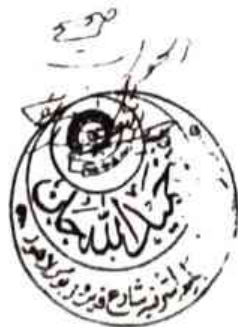
استاذ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی صدر وفاق المدارس کے مدرسہ جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

الجواب باسم الملہم الصواب

علماء دیوبند اور اہل السنۃ والجماعت کا قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روضہ اطہر (دنیاوالی قبر) میں روح مع الجسد جسد عنصری دنیاوی کے ساتھ حیات ہیں۔

اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام خود سماعت فرماتے ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: "ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ أموات بل أحیاء ولکن لا تشعرون" (الآیۃ)

وقال اللہ تعالیٰ: "بل أحیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما آتاھم اللہ من فضلہ" (الآیۃ)

ان دونوں آیتوں کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں
"وإذا ثبت أنھم أحیاء من حیث النقل فإنہ یقویہ من حیث النظر کون الشھداء أحیاء بنص القرآن والأنبیاء أفضل من الشھداء"

(فتح الباری، ۶/ ۳۷۹)

ترجمہ: جب نقل کے اعتبار سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ شہداء زندہ ہیں، تو عقل کے اعتبار سے بھی یہ بات پختہ ہو جاتی ہے کہ شہداء زندہ ہیں، اور حضرات انبیاء علیہم السلام تو شہداء سے بہر حال افضل ہیں۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

"فنبی اللہ حیّ یرزق" (رواہ ابن ماجہ، ص۱۱۹، میر محمد کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور آپ کو رزق دیا جاتا ہے۔

"عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من صلى عند قبري سمعته ومن صلى علي نائيا أبلغته" (مشكوٰة، ١/٨٧، ط، ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری قبر پر درود پڑھے میں اسکو سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

"إن الله جل ثناءه رد إلى الأنبياء أرواحهم فهم أحياء عند ربهم كالشهداء" (حیاۃ الانبیاء، ص۱۴، بحوالہ خیر الفتاوی، ١/ص١٠)

"وأما حيوة الأنبياء أعلى وأكمل وأتم من الجميع لأنها للروح والجسد على الدوام على ما كان في الدنيا" (شفاء السقام، ص۱۵۲، بحوالہ تسکین الصدور، ص۲۲۳)

ترجمہ: بہرحال حضرات انبیاء علیہم السلام کی حیات تو تمام سے أعلی أکمل اور أتم ہے کیونکہ ان کی حیات جسم اور روح دونوں کو دوامی طور پر حاصل ہے جس طرح کہ دنیا میں تھی۔

"عندنا وعند مشايخنا حضرة الرسالة صلى الله عليه وسلم حي في قبره الشريف وحيوته صلى الله عليه وسلم دنيوية من غير تكليف وهي مختصة به صلى الله عليه وسلم وبجميع الأنبياء صلوات عليهم والشهداء لا برزخية كما هي حاصل لسائر المؤمنين بل لجميع الناس الخ" (فتاویٰ خلیلیہ، ص۲۱۲)

ترجمہ: علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے (علماء دیوبند) اور ہمارے مشائخ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے، اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ، برزخی نہیں ہے جو تمام مسلمانوں بلکہ سب انسانوں کو حاصل ہے ــــــ فقط

واللہ تعالی أعلم بالصواب

حررہ: محمد ابراہیم خلیل
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
بالجامعۃ الفاروقیۃ کراچی
٢٩/١/١٤٢٣ھ

الجواب صحیح
محمد یوسف افغانی
[illegible]

الجواب صحیح
[illegible]
٢٣/١/١٤٢٣ھ

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی صاحبؒ و مفتی نظام الدین صاحبؒ کے مدرسہ

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کا فتویٰ

الجواب حامداً و مصلیاً

(الف ب) واضح رہے کہ ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء اور شہداء کو حاصل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات سب سے اعلیٰ ہے اور یہ حیات برزخی نہیں ہے جو کہ تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو حاصل ہے چنانچہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء" میں تصریح کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں "علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے"

لیکن اس سے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ عالم برزخ میں اس حیات جسمانی کیلئے دنیوی حیات کے جملہ لوازمات ثابت ہیں

(ج) مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم سابق مفتی دارالعلوم تحریر فرماتے ہیں کہ جمہور امت کا عقیدہ اس مسئلے میں یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام برزخ میں جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں۔ انکی حیات برزخی صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی حیات ہے جو حیات دنیوی کے بالکل مماثل ہے بجز اس کے کہ وہ احکام کے مکلف نہیں۔

(د) اور قبر سے مراد یہی روضہ مطہرہ ہے علیٰ عالی قبر مراد نہیں۔

نمبر۲ اور اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود صلوٰۃ و سلام سنتے ہیں۔

نمبر۳ (الف) اس بارے میں علماء دیوبند کا وہی عقیدہ ہے جو اہل سنت والجماعۃ کا ہے۔

(ب) علماء دیوبند کسی خاص فرقے یا نئے فرقے کا نام نہیں بلکہ یہ برصغیر میں علماء حقہ اہلسنت والجماعۃ کا دوسرا نام ہے اور ان کے عقائد بالکل وہی ہیں جو تمام اہلسنت والجماعۃ کے مسلمہ ہیں بلکہ اہلسنت والجماعۃ کے عقائد کا ہی دوسرا نام "عقائد علماء دیوبند" ہے۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ

محمد الیاس

متخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۰ صفر ۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح

[illegible]

[stamp: جامعۃ العلوم الاسلامیۃ ...]

ماشاء اللہ لاحول ـــــ سورۃ فاتحہ اول آخر سورۃ فاتحہ درود شریف

ـــ نظر بند کیلئے

اعتراض: جس میّت کو جلا دیا جاتا ھے یا جانور کھا جاتے ھیں اُس کو عذابِ قبر کیسے ھوتا ھے؟

پھلا جواب: ۔ اگر عذاب ہم نے دینا ہے پھر تو بہت ہی مشکل ہے اگر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔ان الله علی کل شئی قدیر ۔

دوسرا جواب: ۔ صحاح ستہ کی مرکزی کتابوں میں حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت حذیفہ بن الیمانؓ اور ابو ہریرہؓ وغیرہ حضرات صحابہ کرامؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے گناہوں کی وجہ سے اپنے نفس پر بڑی زیادتی کی تھی جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا کر میری راکھ کو خوب پیس کر ہوا میں اُڑا دینا بخدا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر تنگی کی تو وہ مجھے ایسی سزا دے گا جو اور کسی کو اُس نے نہیں دی۔ جب اُس کی وفات ہوئی تو اس سے یہی کارروائی کی گئی اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا اجمعی مافیک منه کہ اسکے تمام ذرات کو جمع کر دے سو اُس نے ایسا ہی کیا جب وہ جمع کر دیا گیا تو وہ آدمی تھا جو کھڑا کر دیا گیا فرمایا کہ یہ کارروائی تُو نے کیوں کی؟ اُس نے جواب دیا مخافتک یا ربی اے میرے رب تیرے خوف سے۔تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو بخش دیا۔

(بخاری ج ۱ ص ۴۹۵ واللفظ لہ و مسلم ج ۲ ص ۳۵۶)

ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ اُس نے کہا کہ میری راکھ کا آدھا حصہ خشکی میں اور آدھا دریا میں بکھیر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ دیکھئے۔(بخاری جلد ۲ ص ۱۱۱۷ و مسلم ج ۲ ص ۳۵۶)۔اسی مفہوم کی روایت حضرت ابو سعید خدریؓ سے (مسندِ احمد ج ۳ ص ۷۷) میں بھی ہے۔اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ پروردگار کو اس امر پر قدرتِ کاملہ ہے کہ وہ راکھ کے ذرات کو بحر و بر سے جمع کر کے اُس سے بھلا چنگا آدمی اور انسان بنا دے اور پھر اس سے سوال کرے۔ہاں جو شخص اللہ تعالیٰ کی قدرت کو تسلیم نہیں کرتا یا معاذ اللہ اُس کی قدرت کو محدود مانتا ہے تو اس کیلئے یہ بات تسلیم کرنی بڑی ہی مشکل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(ماخوذ عن تسکین الصدور ص ۱۰۴)

تیسرا جواب: ۔ معدہ اور انتڑیوں میں بہت سارے کیڑے موجود ہیں اور لامحالہ اُن کو راحت والم بھی ہوتا ہے لیکن آدمی کو محسوس تک نہیں ہوتا۔

﴿ مُلا علی قاری رحؒ فرماتے ھیں ﴾

من صلی علیّ عند قبری سمعته ای سماعًا حقیقیا بلا واسطة ۔ جس شخص نے مجھ پر میری قبر کے پاس درُود پڑھا تو میں خود اس کو سُنتا ہوں بلا واسطہ یعنی حقیقی طور پر۔ (مرقاۃ ج ۲ ص ۱۰، نحوہ فی شرح الشفاء ج ۳ ص ۵۰۰)

فان سائر الاموات ایضاً یسمعون السلام والکلام

بے شک تمام مُردے بھی سلام وکلام سُنتے ہیں۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۱۰)

﴿ مفتی دار العلوم دیو بند حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحبؒ فرماتے ھیں ﴾

☆ عذاب روح پر مع جسم کے ہوتا ہے جیسا کہ ظاہر احادیث سے ثابت ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند ج ۵ ص ۲۵۶)

جسم سے روح کو تعلق رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند ج ۵ ص ۲۸۰)

☆ بہت سے آئمہ سماع موتیٰ کے قائل ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند ج ۵ ص ۲۷۹)

حیات النّبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شکوک و شُبھات رفع کرنے کیلئے حضرت مفتی صاحبؒ کا گرانقدر مشورہ۔

لکھتے ہیں: اس مسئلہ کی پوری تحقیق "آبِ حیات" مصنفہ حضرت **مولانا محمد قاسم** صاحب قدس سرہ میں مذکور ہے اسکو دیکھ لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند ج ۵ ص ۲۳۴)

﴿ مفتی ھند حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحبؒ فرماتے ھیں ﴾

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مُبارک میں زندہ ہیں

جیسا کہ اہلسُنت والجماعت کا مذہب ہے۔ (کفایت المفتی ج ۱ ص ۱۶۹)

مفتی کفایت اللہ صاحبؒ عدمِ تعلق رُوح مع الجسد صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ کے بارے میں لکھتے ھیں:

o بے ثبوت ہے o باعث توہین ہے o نہ کہ موجب تعظیم

(کفایت المفتی ج ۱ ص ۱۶۹)

☆ **حافظ ابن تیمیہؒ** فرماتے ہیں "لیس فی القرآن ماینفی ذلک "۔ قرآن کریم میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو (سماع موتیٰ) کی نفی کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۴ ص ۲۹۸)

حضرت **مولانا عبدالحق حقانی** صاحب فرماتے ہیں کہ " اِن آیات میں عدم سماع کا اشارہ تک بھی نہیں ہے (تفسیر حقانی ج ۶ ص ۴۱) حضرت مولانا **مفتی محمد شفیع**ؒ صاحب فرماتے ہیں "سماع اموات کے مسئلہ میں درحقیقت یہ آیت ساکت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (معارف القرآن ج ۶ ص ۲۰۲)

سعودی حکومت کی طرف سے حجاج کرام کو ہدیہ میں ملنے والی کتاب کی فوٹو کاپی

وہ مہبطِ وحی ہے وہاں اعمال کئی گنا ہو جاتے ہیں وہیں پر مسجد نبوی شریف کی زیارت سے شرف بار ہوتا ہے، روضہ شریفہ میں نماز اللہ تعالی کے قرب کا عظیم ترین ذریعہ ہے مدینہ منورہ کی فضیلت میں وارد احادیث میں سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت ہو تو ایسا کرلے میں وہاں پر مرنے والوں کا سفارشی ہوں گا(۱) مدینہ منورہ کی ہوا ٹھنڈی اور رطوبت کم ہے، وہاں کے پانی پینے کے لائق ہیں اہل مدینہ اپنی طبائع میں حد درجہ رقت ولطافت کے مالک ہیں بعض حجاج کرام جو حج کے وقت سے کافی عرصہ پہلے سعودی عرب پہونچ جاتے ہیں انہیں مسجد نبوی کی زیارت، نبی کریم اور آپ ﷺ کے دونوں رفقا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما، جو آپ کے ساتھ مدفون ہیں پر صلاۃ وسلام کے لئے پہلے ہی مدینہ منورہ جانے کے اجازت ہوتی ہے، پھر یہ لوگ حج کے موقعہ پر فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ آجاتے ہیں، یہ لوگ ایام تشریق (۱۱/۱۲/۱۳ ذوالحجہ کو) جمرات کی رمی کے بعد مکہ مکرمہ بغرض اقامت چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ سلامتی اور کامرانی سے اپنے وطنوں کو لوٹ جائیں، بعض حجاج کرام جو حج سے تھوڑا عرصہ پہلے پاک سرزمین سعودی عرب پہونچتے ہیں ان کے لئے زیارت مدینہ کا کافی وقت نہیں ہوتا وہ حج تک مکہ مکرمہ ہی میں رہتے ہیں پھر اعمال حج سے فراغت حاصل کرکے جب جمرات کی رمی کرلیتے ہیں تو طواف وداع کرنے مکہ مکرمہ آجاتے ہیں پھر مدینہ منورہ اور زیارت مسجد نبوی ﷺ کے لئے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، جب زیارت سے فارغ ہو جائیں تو سلامتی اور کامیابی کے ساتھ اپنے وطنوں کو لوٹنے کے لئے مدینہ منورہ سے سیدھے ہی جدہ کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں۔

مدینہ منورہ اور مسجد نبوی کی زیارت بہترین طاعت اور عظیم ترین نیکی کے کاموں میں سے ہے، یہ اسلام کی ان سنتوں میں سے ہے جو مرد وعورت کے لئے برابر، وہ قریب ہوں یا دور سفر میں ہوں یا مقیم، قرآن سنت اجماع اور قیاس سے ثابت ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ اپنے اوپر سلام کہنے والے کا اپنی قبر میں سلام سنتے اور اس کی حاضری جانتے ہوئے جواب بھی دیتے ہیں۔

(۱) الترغیب الترہیب ۲/۱۳۶ نمبر ۱۸۵۹